رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل

روزنامہ

قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳	۱۱ ماہ فتح ۱۳۲۴ ہش	۵ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ	۱۱ دسمبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۸۹

۹۲۵۵ جناب ... صاحب ... گورداسپور
Gurdaspur.

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ماہ فتح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سوا آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل رات بخار ۴ء۱۰۱ ہو گیا۔ رات ۲ بجے شب تک بہت زیادہ بے چینی رہی۔ اس کے بعد تھوڑے تھوڑے وقفہ کے لئے نیند آتی رہی۔ اور دائیں گھٹنے میں درد اور ورم بھی بہت بڑھ گیا۔ آج درجہ حرارت خدا کے فضل سے کل کی نسبت کم ہے۔ دونوں پاؤں اور گھٹنے میں درد بدستور ہے۔ گھٹنے کے ورم میں بھی بہت تھوڑی تخفیف ہوئی ہے۔ اس وقت بے چینی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج پیٹ میں درد کی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب مجاہد و رئیس التبلیغ مغربی افریقہ (جو ۲۶ر نومبر کو تین مجاہدین کے ساتھ بمبئی تشریف لے گئے تھے) ہوائی جہاز میں جگہ نہ ملنے کی وجہ سے معہ اہلیہ صاحبہ و بچہ کراچی سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ عنقریب بمبئی سے بذریعہ بحری جہاز عازم مغربی افریقہ ہونگے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ... کی کامل صحت ... کا مبارات ... نے ایک بکرا بطور صدقہ دیا۔

نامہ الفضل ... ۵ر محرم الحرام ۱۳۶۵ھ

خدا تعالیٰ کے دین کی خادم جماعت سے ناانصافی

(از ایڈیٹر)

اسلامی ضابطہ اخلاق اتنا اعلےٰ اور ایسا مکمل ہے۔ کہ جب تک مسلمانوں نے اس پر عمل کیا۔ تمام دنیا میں اور دوست و دشمن میں ان کے اعلےٰ اخلاق کی دھاک بیٹھی رہی۔ لیکن جب سے اسے نظر انداز کر دیا گیا افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمان عام اخلاقی لحاظ سے غیر مسلموں سے بھی پیچھے رہ گئے ہیں۔ اور روز بروز گرتے جا رہے ہیں :

اسلام نے اپنے پیرووں کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ہدایت دی ہے۔ کہ تمہیں کسی اپنے دشمن کے متعلق بھی عدل و انصاف کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ ہر معاملہ میں عدل سے کام لینا چاہیئے۔ چنانچہ فرمایا۔ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ یعنی اے مسلمانو! تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم اس کے بارے میں عدل سے کام نہ لو۔ تمہیں چاہیئے کہ عدل کرو۔ یہ بات تقویٰ کے بہت قریب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ جو تم کرتے ہو۔

غور فرمائیے ارشاد الٰہی میں سچی بات کہنے اور انصاف پر قائم رہنے کی کس قدر تاکید کی گئی ہے۔ یہاں تک کہہ دیا گیا ہے۔ کہ اگر تمہیں اپنے کسی دشمن کے خلاف بھی کوئی بات کہنی ہو۔ تو اس میں عدل و انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے۔ بلکہ انصاف سے کام لینا چاہیئے۔ اس کے بعد ایک طرف ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی کہہ کر یہ بتایا کہ ایسا کرنا تمہارے اپنے لئے بھی ہر رنگ میں مفید ہوگا۔ اور دوسری طرف اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ کہہ کر تنبیہ کی۔ کہ اگر تم دشمنی کی وجہ سے کسی کے متعلق عدل سے کام نہ لوگے۔ تو خدا تعالیٰ اس پر تمہیں گرفت کرے گا۔

یہ ہے اسلام کی وہ کامل اور بہترین اخلاقی تعلیم جس نے ایک طرف تو مسلمانوں کو اخلاق کے اعلےٰ مقام پر پہنچا دیا۔ اور دوسری طرف دنیا پر ثابت کر دیا تھا۔ کہ اسلام نے جو اخلاق پیش کئے ہیں۔ ان کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی۔ مگر افسوس کہ آجکل مسلمان کہلانے والے ذرا ذرا سی بات پر انصاف کو نظر انداز کر دیتے۔ اور اپنی بے جا دشمنی کا نہایت شرمناک مظاہرہ کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ ان دنوں انتخابات کا جو شور و شر بپا ہے۔ اس کے دوران میں بعض لوگ مسلمان کہلاتے ہوئے جماعت احمدیہ کے متعلق ایسی خلاف عدل و انصاف باتیں کہہ رہے ہیں۔ جن کے متعلق ایک معمولی واقفیت رکھنے والا انسان بھی حیرت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ اخبار شہباز (۹ر دسمبر) میں جماعت احمدیہ کے متعلق محض اس لئے کہ اس نے مسلمانوں کی سیاسی طاقت کو مضبوط کرنے اور ان کے سیاسی حقوق کو تقویت پہنچانے کے لئے مسلم لیگ کا ساتھ کیوں دیا۔ نہایت ہی خلاف اخلاق اور خلاف شرافت الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

”بر خود غلط روح اسلام سے عاری۔ مخنث۔ اپاہج۔ ہیجڑوں اور جی حضوریوں کی چنڈال چوکڑی“

اس کے مقابلہ میں لیگ کی مخالف پارٹیوں کو ”مسلمانوں کی سرفروش مجاہد جماعتیں“ کہا گیا ہے۔ لیکن تعجب یہ ہے۔ کہ جہاں ان بے ہودہ اور بے بنیاد الفاظ کے ثبوت میں کوئی بات پیش نہیں کی گئی۔ جو جماعت احمدیہ کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں۔ وہاں اپنی سرفروشی ثابت کرنے کے لئے بھی کسی کارنامہ کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اگرچہ بلا ثبوت کسی پر الزام لگانا اور خود ستائی میں زمین و آسمان کے قلابے ملانا کسی معقول انسان کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ لیکن جو کچھ محض عداوت اور دشمنی کی بناء پر کیا جائے۔ اور جس میں عدل و انصاف کو کند چھری سے ذبح کر دیا جائے۔ اس کی لغویت میں تو شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہوتی۔ آج اس وقت عقل و سمجھ اور عدل و انصاف سے کام لینے والے مسلمان تو الگ رہے۔ غیر مسلم بھی تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ جس قدر جانی اور مالی قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ اور واقعہ بھی یہی ہے۔ آج روئے زمین پر اسلام کی خاطر اور دین کی اشاعت کے لئے جماعت احمدیہ جس قدر اموال خرچ کر رہی ہے اور جس قدر مجاہد اکناف عالم میں بھیج رہی ہے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی ہے جس کا نام لیا جا سکے۔ پھر مذہبی میدان جنگ پر کوئی ایسا مورچہ نہیں۔ جس پر جماعت احمدیہ کے جاں نثار اور فدا کار مخالفین کے مقابلہ میں پہاڑ بن کر کھڑے نہیں۔ اور شکست پر شکست نہیں دے رہے۔ پھر جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جس کے نوجوان بیسیوں کی تعداد میں اپنی زندگیاں خدمت اسلام کے لئے وقف کر کے اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ پھر جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے جس کے نوجوان ہوش سنبھالتے ہی اپنے آپ کو خادم اسلام سمجھتے۔ اور اسی عزم اور ارادہ کے ساتھ پرورش پاتے ہیں۔ لیکن ان واقعات کے ہوتے ہوئے جماعت احمدیہ کے متعلق تو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ”اسلامی روح سے عاری مخنث۔ اپاہج۔ ہیجڑوں اور جی حضوریوں کی چنڈال چوکڑی“ ہے۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے کبھی ایک پیسہ بھی اسلام کی خاطر خرچ نہیں کیا۔ جنہوں نے اپنے آرام و آسائش کو چھوڑ کر خدمت اسلام کے لئے کبھی دہلیز سے باہر قدم نہیں رکھا۔ جنہوں نے

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور دفتر الفضل سے شائع کیا۔

مخالفین اسلام کے مقابلہ کا کبھی خیال بھی اپنے دماغ میں نہیں آنے دیا۔ وہ بڑے بہادر بڑے جری اور بڑے سورما بنے بیٹھے ہیں۔ اس ادعائے بے بنیاد کی وجہ کیا ہے۔ یہی کہ مسلمان کہلانے والوں کے قلوب سے اسلامی تعلیم کی قدر و وقعت اٹھ گئی ہے۔ وہ اس سے بالکل ناواقف ہو چکے ہیں۔ عدل و انصاف کے نام تک سے ناواقف ہیں اور سب سے بڑی مصیبت یہ ہے۔ کہ وہ سمجھتے ہیں۔ بالکل بے عمل ہونے اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہنے کے باوجود وہ صرف دعووں سے سب کچھ بن سکتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہ کبھی ہوا۔ اور نہ اب ہو سکتا ہے۔ کاش مسلمان۔ اسلام کی خاطر عملی میدان میں کچھ کر کے دکھائیں۔ تا انہیں ان لوگوں کی قدر و قیمت معلوم ہو۔ جو اسلام کے لئے غیر معمولی قربانیاں اور خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی مجاہد جماعت احمدیہ کی تحقیر کر کے دوہرے مجرم نہ بنیں۔

اللہ تعالےٰ بندوں کے آگے دست سوال پھیلانے سے بچائے

فرمایا:۔ "میں نے جو گیارھویں سال کے اعلان کے وقت کہا تھا۔ حالات سے ناواقفی کی وجہ سے کہا تھا۔ اس کے بعد عملاً اخراجات اس سے بہت زیادہ ثابت ہوئے جو میں نے سمجھے تھے۔ اس لئے بارھویں سال کے اعلان کے وقت میں نے اس نرمی کا ذکر نہیں کیا۔ جو ہر سال چندہ گھٹانے کے متعلق گیارھویں سال میں دی گئی تھی۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ وہ نرمی قائم ہے اس لئے کہ میرے مونہہ سے نکل چکی ہے۔ میں اپنے منہ سے کہی ہوئی بات کو واپس نہیں لے سکتا۔ باقی رہا یہ سوال کہ پھر دین کا کام کس طرح چلے گا۔ سو میں اپنے رب سے کہونگا کہ وہ لوگوں کے دلوں کو پھیرے۔ اور انہیں زیادہ چندہ لکھوانے کی توفیق دے۔ میرا زور اپنے رب پر ہے لوگوں پر نہیں۔ اور اگر میری شامت اعمال کی وجہ سے میرے رب نے بھی میری بات پوری طرح نہ سنی۔ تو میرا فرض ہے کہ اس کے کام کو پورا کروں۔ خواہ اپنی جائداد بیچ کر۔ بلکہ خواہ مجھے اپنی جان ہی کیوں نہ فروخت کرنی پڑے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اپنی قربانی پیش کرنے کی توفیق دے۔ اور بندوں کے آگے دست سوال پھیلانے سے بچائے۔ سوائے ان کے جو خود مخلص ہوں۔ اور خود ہی اپنی قربانی خدا تعالےٰ کے لئے پیش کر رہے ہوں۔"

بارھویں سال کے متعلق حضور کا یہ ارشاد پڑھ لینے کے بعد صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ عہدہ داران بارھویں سال کے وعدوں کے لئے یا دفتر دوم کے سال دوم کے وعدوں کے لئے کسی فارم کا انتظار نہ فرمائیں۔ جماعتیں اور افراد معمولی کاغذ پر وعدے مکمل کر کے براہ راست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں فوری پیش کر دیں۔ البتہ دفتر دوم کے مجاہدوں کو ایک رعایت حضور نے منظور فرمائی ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر کوئی صاحب پوری ایک ماہ کی آمد نہ دے سکیں۔ تو وہ اپنی ایک ماہ کی آمد کا ⅓ حصہ یا کم سے کم ½ حصہ دیکر شامل ہو سکتا ہے۔ کارکنان بہ توجہ تمام کام شروع کریں۔ (برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

اعلان مقاطعہ

چودھری صالح محمد صاحب سیال کے متعلق مینجر صاحب محمد آباد اسٹیٹ سندھ نے شکایت کی کہ محمد آباد اسٹیٹ کے کچھ مزارعین چودھری فتح محمد صاحب سیال کی سندھ کی زمین میں بغیر اجازت و ادائیگی قرضہ اسٹیٹ لے جائے گئے۔ جس کی ذمہ داری چودھری صالح محمد صاحب سیال پر ہے۔

صورت حال کے متعلق نظارت ہذا کی رپورٹ معہ جواب چودھری صالح محمد صاحب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہونے پر۔ حضور نے چودھری صالح محمد صاحب کو مقاطعہ کی سزا دی ہے۔ اور تین بار اس سزا کا اخبار میں اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

لہذا نظارت ہذا کی طرف سے چودھری صالح محمد صاحب سیال حالی دیہہ اکرہ سندھ کے مقاطعہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

مجاہدین مغربی افریقہ کی بمبئی سے روانگی اور درخواست دعا

بمبئی بذریعہ ڈاک (۵ دسمبر ۱۹۴۵ء) آج ہم بمبئی سے روانہ ہو رہے ہیں۔ ہمارے پیش نظر صرف اور صرف اسلام کی خدمت اور انسانوں کو خدا تعالیٰ کا پرستار بنانا ہے۔ پس ہم سب درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہمارے لئے دعا فرمائی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ ہمارا رفیق راہ بنے۔ ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ اور سچی خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم کمزور ہیں ہمارے علم ناقص ہیں۔ مگر دشمن ہر طرح سے مسلح ہے۔ ہاں ایک چیز جو کامیابی کا یقیناً موجب ہوا کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت ہے وہ اس کے پاس نہیں۔ پس ہمارے لئے دعا فرمائی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی محبت سے بہت زیادہ حصہ ہمیں عنایت فرمائے۔ اور اپنے کلمہ کے اعلاء کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر وقت اسکی تائید اور نصرت ہمارے شامل حال رہے۔

ہم نے اپنے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے بہت بہت دعا کی اور کرتے رہینگے تمام احباب جماعت بھی اللہ تعالےٰ کے حضور آپ کے لئے دعاؤں میں مصروف رہیں۔ (عبد الحق ننگلی واقف زندگی تحریک جدید)

رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کی طرف سے اعلان

جناب مولوی محمد افضل صاحب قریشی۔ صوفی محمد اسحاق صاحب اور چوہدری عبد الحق صاحب مبلغین مغربی افریقہ ۵ دسمبر کو بمبئی سے خسرو نامی جہاز پر سوار ہو کر پورٹ سوڈان کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ یہ مجاہدین مصری سوڈان سے صحرا کے راستہ نائیجیریا پہنچینگے انشاء اللہ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچائے اور ان کے ذریعہ مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں حقیقی اسلام نہایت سرعت سے پھیلے۔

میرے لئے چونکہ ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کا انتظام نہیں ہو سکا۔ اس لئے انشاء اللہ العزیز میں بھی دوسرے جہاز میں جو غالباً ۲۰ دسمبر کو بمبئی سے روانہ ہوگا۔ پورٹ سوڈان روانہ ہو جاؤنگا۔ اور اگر خرطوم سے ہوائی جہاز کا انتظام ہو سکا۔ تو بہتر۔ ورنہ مجھے بھی معہ اہلیہ اور بچہ ڈیڑھ ہزار میل کا صحرائی سفر مختلف لاریوں میں طے کرنا ہوگا۔ احباب کرام سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ میں انشاء اللہ العزیز تین چار روز تک قادیان سے روانہ ہو جاؤنگا۔

خاکسار نذیر احمد علی عفی عنہ رئیس التبلیغ مغربی افریقہ دارالبرکات قادیان

اعلیٰ ریلوے آفیسرز کی تشریف آوری

قادیان ۱۰ دسمبر آج گیارہ بجے سپیشل گاڑی پر مسٹر اے۔ پی۔ آر گرینڈلے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ریلوے معہ اپنے اسسٹنٹ صاحبان جن میں جناب میاں غلام محمد صاحب اختر راشننگ آفیسر بھی شامل تھے۔ انسپکشن کے لئے تشریف لائے۔ جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر اعلیٰ اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ اور جناب سید عبد الحی صاحب نے سٹیشن پر ان سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر پانی کے نلکے لگانے۔ بجلی کی روشنی کرنے کے متعلق انتظام کیا جائیگا۔ جس کے لئے ریلوے کے حکام قابل شکریہ ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فوری ضرورت

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں چند کارکنان کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار کم از کم میٹرک پاس ہو۔ خوشخط ہو۔ قادیان میں رہائش کے خواہشمند احباب کے لئے نادر موقعہ ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔ امیدوار اپنی درخواستیں قائد یا امیر کی تصدیق کے ساتھ جلد بھجوائیں۔

عباس احمد مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ نہ کہ ایڈیٹر کو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولوی ثناء اللہ صاحب کے تازہ ترین فرار کی تفصیل

مولوی صاحب نے مطلوبہ حلف اٹھانے بلکہ خط کا جواب تک دینے سے انکار کر دیا

مولوی صاحب کا دیرینہ طریق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق تحریر فرمایا:-

"اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے۔ کہ کاذب صادق سے پہلے مرجائے۔ تو وہ ضرور پہلے مرینگے" (اعجاز احمدی صفحہ ۳۷)

اس پر مولوی صاحب نے لکھ دیا۔

"میں افسوس کرتا ہوں کہ مجھے ان باتوں پر جرأت نہیں۔ اور یہ عدم جرأت میرے لئے عزت ہے ذلت نہیں" (رسالہ الہامات مرزا صفحہ ۱۱۶)

چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مباہلہ یا حلف مؤکد بعذاب پر عدم جرأت کو عزت سمجھ رکھا ہے۔ اس لئے وہ ہمیشہ اس عزت پر قائم رہتے ہیں اور کبھی اس مقابلہ کی جرأت نہیں کرسکتے۔ اور آج تک نہ انہوں نے کبھی دعوت مباہلہ قبول کی۔ اور نہ مطلوبہ حلف مؤکد بعذاب کے لئے تیار ہوئے ہیں۔

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کا انعامی چیلنج

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین آف سکندر آباد نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی شخصیت اور ان پر اتمام حجت ہو چکنے کے پیش نظر مدت سے انہیں اکیس ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج دے رکھا ہے۔ اور اس بارے میں اردو انگریزی میں مستقل پمفلٹ شائع کر رہے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس مطالبہ حلف سے سدا گریز کی۔ اور مختلف طریقوں سے اصل دعوت سے پہلوتہی کی ہے۔ جناب سیٹھ صاحب موصوف نے الفضل (۱۱ جون ۱۹۴۴ء) میں ایک لاکھ روپیہ کے انعامات کا اجمالی ذکر کرتے ہوئے لکھا۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں ان کو یہ چیلنج دیا گیا کہ وہ اس سلسلہ کے خلاف جو عقائد رکھتے ہیں۔ وہی عقائد ایک پبلک جلسہ میں حلفاً بیان کریں۔ تو ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ مگر اکیس سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ وہ ٹالتے ہی چلے آتے ہیں۔"

اس مختصر اعلان کے ساتھ ہی شائع کردیا۔ کہ

"ان تمام انعامات کی تفصیل کے لئے ایک رسالہ انگریزی واردو زبان میں شائع کیا گیا ہے" (الفضل ۱۱ جون ۱۹۴۴ء)

مولوی صاحب کے لفظی اعلان پر جناب سیٹھ صاحب کی عملی تیاری

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے احباب کے تقاضوں سے مجبور ہو کر الفضل ۱۱ جون کی اجمالی عبارت کو درج کرکے لکھ دیا۔ کہ

"اگر آپ کی اس دعوت میں کچھ صداقت ہے۔ تو آپ یہ رقم موعودہ دہلی۔ امرتسر یا لاہور کے کسی معتبر آدمی کے پاس امانت رکھ دیں۔ بایں شرط کہ میں (ثناء اللہ) تحریر بالا کے مطابق حلف اٹھا جاؤں۔ تو روپیہ مجھ کو مل جائے۔" (اہلحدیث ۲۳ جون ۱۹۴۴ء)

مکرم حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے فی الفور مجھے لکھا کہ

"ہمارا ان (مولوی ثناء اللہ صاحب) کا فاصلہ قریباً ڈیڑھ ہزار میل کا ہے۔ اس لئے آپ کو تکلیف دیتا ہوں۔ کہ آپ میرے نمائندہ بنیں اور اس معاملہ کو طے کریں۔ معاملہ طے ہوتے ہی مجھے تار دیں۔ میں تار کے ذریعہ رقم ارسال کردونگا انشاءاللہ"

میں اپنے سفروں وغیرہ کے باعث اس خط کو ۱۰ اگست ۱۹۴۴ء میں شائع کرا سکا۔ چنانچہ میں نے "مولوی ثناء اللہ صاحب کے نام کھلی چٹھی" مطبوعہ الفضل ۱۲ اگست ۱۹۴۴ء میں اصل خط درج کرتے ہوئے تمہیداً لکھا۔ کہ

"جناب مولوی صاحب آپ کو معلوم ہے۔ کہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب آف سکندر آباد نے آپ کو آپ کے عقائد کی صحت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کے دعاوی کے کذب وافترا ہونے پر مؤکد بعذاب حلف اٹھانے کی صورت میں اکیس ہزار روپیہ تک حسب تفصیل رسالہ مطبوعہ انعامی رقم دینے کا اعلان فرمایا ہے۔ اور مسلسل اکیس برس سے یہ اعلان فرما رہے ہیں۔ آپ نے اب ۲۳ جون ۱۹۴۴ء میں کسی مصلحت سے اس انعامی چیلنج کو منظور کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔"

اس تمہید کے بعد میں نے خط نقل کرکے مولوی صاحب سے دریافت کیا تھا کہ اب جگہ تاریخ وغیرہ امور طے کرنے کے ہوں تو میں فوراً امرتسر حاضر ہوسکتا ہوں۔ مگر پہلے اعلان فرمائیں۔ کہ کیا آپ جناب سیٹھ صاحب کی مطلوبہ حلف جیسے رسالہ مطبوعہ میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ انہی الفاظ میں اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ یا اس میں کوئی ترمیم کرانا چاہتے ہیں؟ یہ ضروری تھا۔ کیونکہ حضرت سیٹھ صاحب نے مطبوعہ رسالہ میں "الفاظ حلف" درج کرتے ہوئے نوٹ دیا ہوا ہے۔ کہ

"اس عبارت حلف میں اگر کوئی ایسا عقیدہ درج ہو۔ جسے مولوی ثناء اللہ صاحب نہیں مانتے تو میرے نام ان کی دستخطی تحریر آنے پر اس عقیدہ کو اس حلف سے خارج کردونگا۔"

مولوی ثناء اللہ صاحب کا جواب اور تصفیہ میں التواء

معزز ناظرین! جناب سیٹھ صاحب نے بُعد مسافت کے باعث مجھے اپنا نمائندہ مقرر فرمایا تا ان کے مطبوعہ چیلنج و شرائط کے مطابق مولوی ثناء اللہ صاحب کے حلف مؤکد بعذاب اٹھانے پر اکیس ہزار روپیہ مولوی صاحب کے سپرد کردوں اور اس بارے میں ابتدائی امور تاریخ وغیرہ کا تصفیہ کرسکوں۔ اصل مطالبہ تو مطبوعہ رسالہ کی صورت میں سالہا سال سے شائع شدہ تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار اہلحدیث ۲۳ جون ۱۹۴۴ء میں ظاہری طور پر اسے قبول کرکے حلف اٹھانے پہ آمادگی کا اظہار کرچکے تھے لیکن میرے اعلان پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے پہلوتہی کرتے ہوئے ایک بحث کی طرح ڈالنے کی کوشش کی۔ انہوں نے لکھا۔

"اخبار الفضل مورخہ ۱۲ ستمبر من رواں میں مولوی اللہ دتا جالندھری نے سیٹھ عبداللہ کی وکالت میں ایک مراسلہ میرے نام شائع کی...... میری طرف سے منشی محمد عبداللہ معمار مصنف محمدیہ پاکٹ بک وکالۃً گفتگو کرینگے۔ گفتگو مندرجہ ذیل امور پر ہوگی...... منکر رسالت یا منکر دعوے ملہم کو حلف دینے کا ثبوت کتاب و سنت میں کہاں ہے؟" (اہلحدیث ۹ ستمبر ۱۹۴۴ء)

اسکے معنے یہ تھے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک از روئے شریعت انکا حلف اٹھانا جائز نہیں۔ اب سوال یہ تھا کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک انکے لئے شرعاً حلف اٹھانا جائز ہی نہیں تو وہ اس حلف کے لئے آمادگی کا اظہار کرنے میں محض مغالطہ دے رہے ہیں۔ اور اگر شرعاً حلف اٹھانے کو جائز سمجھتے ہیں۔ اور اسی لئے انہوں نے جناب سیٹھ صاحب کے چیلنج کو منظور کرنے پر آمادگی کا اعلان کیا تھا۔ تو اب اس بحث کی طرح ڈالنے کا مطلب بجز گریز کچھ نہ تھا۔ چنانچہ اس وقت معاملہ ملتوی ہوگیا۔ اور طے نہ ہوسکا۔

ایک غیر احمدی دوست کی وساطت پر نئی تحریک

ستمبر ۱۹۴۵ء میں ایک غیر احمدی صاحب قادیان آئے اور انہوں نے کہا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب جناب سیٹھ صاحب کی مطلوبہ حلف اٹھانے پر آمادہ ہیں۔ اس پر خاکسار نے الفضل ۲۴ ستمبر ۱۹۴۵ء میں "مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے نام مکتوب مفتوح" کے زیر عنوان لکھا۔

"اب ضلع گجرات کے ایک حنفی المذہب دوست مولوی سراج الدین صاحب کہتے ہیں کہ آپ سے امرتسر میں ملے ہیں جن سے آپ نے کہا ہے کہ میں حلف اٹھانے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ رقم انعام کسی معتمد علیہ شخص کے پاس بطور امانت پہلے رکھدی جائے۔ اگر میں حلف اٹھا دوں۔ تو وہ شخص رقم مجھے دے دے۔ ورنہ آپ اپنی رقم واپس لے لیں۔ مگر یہ حلف امرتسر۔ لاہور یا دہلی کے مقامات میں سے جو مناسب سمجھیں وہاں اٹھائی جائیگی۔ آپ لوگوں کو بلا کر جلسہ کی صورت دیں جو بہتر سمجھیں"۔ اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ لیبی گاہے ماہے آپ حلف مطلوبہ اٹھانے پر آمادگی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس لئے اب پھر بطور اتمام حجت لکھا جاتا ہے۔ کہ اگر آپ واقعی مطلوبہ حلف اٹھانے کیلئے تیار ہیں۔ تو اجازت فرمائیں۔ تا میں بطور نمائندہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب آف حیدر آباد مسودہ حلف نامہ آپ کے پاس لیکر خود پہنچ جاؤں یا مسودہ بھیجدوں۔

پھر اسی مکتوب مفتوح کے آخر پر لکھا۔ کہ "انعامی رقم مسودہ حلف نامہ اور ضروری امور کے طے ہو جانے پر فی الفور معتمد علیہ شخص کے پاس جمع کردی جائے گی۔ اس بارے میں پورا اطمینان رکھیں"۔ (الفضل ۲۴ ستمبر ۱۹۴۵ء)

اس واضح اعلان کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں ایک مضمون بعنوان "مولوی اللہ دتا جالندھری کے خط کا جواب" شائع کیا۔ جس میں لکھا کہ

"اس مطالبہ کے علاوہ انعامی حلف کا وہ کونسا مسودہ ہے جو آپ لیکر آئینگے؟"

مولوی صاحب کا لاچاری کا اعتراف

میں نے ابھی اس مضمون مندرجہ اہلحدیث ۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء کا جواب نہ دیا تھا کہ منشی سراج الدین صاحب موصوف یہ پرچہ پڑھکر فوراً امرتسر پہنچے۔ انہیں مولوی صاحب کا پہلے تجربہ نہ تھا۔ اہلحدیث کے مضمون سے انہیں مغالطہ ہوا کہ اب تو مولوی ثناء اللہ صاحب حلف پر آمادہ ہوگئے۔ اسطرح مجھے بھی دو ہزار روپیہ مل جائیگا ہی

کیونکہ سیٹھ صاحب نے اعلان کر رکھا ہے۔ کہ جو شخص مولوی ثناء اللہ صاحب کو مطلوبہ حلف کے لئے تیار کریگا۔ اسے بھی دو ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ منشی صاحب ایک زیرک آدمی ہیں وہ بھانپ گئے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بار بار الفضل ۱۱ر جون ۱۹۴۵ء کا ذکر کرتے ہیں جس میں خلاصہ درج ہے مگر اصل مطلوبہ الفاظ حلف جو مطبوعہ رسالہ میں شائع شدہ ہیں ان کا نام بھی نہیں لیتے اس میں کوئی راز ہے۔ یہی وہ بات ہے جس میں مولوی صاحب اپنے اخبار کے بعض سادہ لوح قارئین کو دھوکہ میں رکھ رہے ہیں بہرحال منشی سراج الدین صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو توجہ دلائی۔ اور مطبوعہ رسالہ دکھا کر کہا کہ ۱۱ر جون ۴۵ء کے الفضل میں رسالہ مطبوعہ میں تفصیلی اعلان کے موجود ہونے کا ذکر ہے کیا آپ ان مطبوعہ الفاظ حلف میں حلف اٹھائینگے؟ اس موقعہ پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے "ہاں" کہنے میں اپنے آپ کو لاچار پایا۔ اس پر منشی صاحب مذکور جھٹ قادیان آئے اور مجھے لکھا کہ:۔

"جناب مولوی ثناء اللہ صاحب نے میرے تحریری بیان کے مطابق آپ کے ۱۴ ستمبر ۴۵ء والے الفضل میں شائع شدہ مضمون کے جواب میں ۵ر اکتوبر ۴۵ء کے پرچہ اہلحدیث میں بڑی شد و مد سے لبیک کہا ہے۔ البتہ مسودہ نیا ہو یا پرانا کے سلسلہ میں کچھ شکوک پیدا ہو گئے تھے سو وہ بندہ نے ۱۲/۱۰/۴۵ء کو مولانا سے مل کر دور کرا دیئے ہیں۔ اب آپ (مولوی ثناء اللہ صاحب) مجوزہ ٹریکٹ (جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب) پر تمام شرائط کے ساتھ حلف لینے کو تیار ہیں۔ بندہ آپ کی خدمت میں اسی غرض سے بھیجا گیا ہے کہ میرے ہمراہ تشریف لے جا کر تاریخ اور امین رقم انعام وغیرہ کی تعیین کا میری موجودگی میں مولوی صاحب سے بالمشافہ طے کر سکیں"۔

میرا واضح فیصلہ کن اور مفصل دستی مکتوب

اتفاق کی بات ہے۔ کہ میں اپنے مفوضہ کام کے لحاظ سے اسی دن امرتسر جانے سے معذور تھا۔ حالات بتا کر میں نے ایک مکتوب خود منشی سراج الدین صاحب موصوف کی معرفت مولوی ثناء اللہ صاحب کے نام امرتسر بھیجا۔ یہ مکتوب بجنسہٖ درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر السلام علی من اتبع الھدیٰ۔ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد کی طرف سے آپ کو اپنے ان عقائد پر جو احمدیت کی مخالفت میں آپ رکھتے ہیں اور ان کا اظہار کرتے رہتے ہیں موکد بعذاب حلف اٹھانے پر ہزارہا روپیہ انعام دینے کا اعلان بارہا ہوا ہے۔ حضرت سیٹھ صاحب موصوف نے اس بارے میں ایک ٹریکٹ بعنوان "ایک لاکھ روپیہ کے انعامات" طبع کرا کر شائع کیا ہے اور اس تفصیلی اعلان کا خلاصہ اخبارات میں بھی شائع ہوتا رہتا ہے۔

آپ نے منشی سراج الدین صاحب حنفی ضلع گجرات سے کہا تھا کہ میں سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کے مطالبہ کے مطابق حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔ جس پر میں نے الفضل مورخہ ۱۴ ستمبر میں آپ کے نام کھلا خط شائع کیا۔ اور دریافت کیا کہ کیا آپ مطلوبہ حلف اٹھانے کو تیار ہیں؟ میرے خط کے حسب ذیل الفاظ خاص طور پر قابل توجہ تھے کہ:۔

"اگر آپ واقعی مطلوبہ حلف اٹھانے پر تیار ہیں تو اجازت فرمائیں تا میں بطور نمائندہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب آف حیدر آباد مسودہ حلف نامہ آپ کے پاس لیکر خود پہنچ جاؤں یا مسودہ بھیج دوں اور آپ اسے دیکھ لیں چونکہ یہ حلف آپ کے عقاید پر لی جائیگی اس لئے آپ کو حق ہوگا کہ مسودہ میں سے مندرج جس عقیدہ سے آپ رجوع کر چکے ہوں اس کے متعلق تحریری بیان دے دیں۔ ہم اسے حلف نامہ سے خارج کر دینگے باقی جملہ عقائد جن کا آپ تحریراً و تقریراً جماعت احمدیہ کے خلاف اظہار کر چکے ہیں اور اب تک ان کو مانتے ہیں ان پر آپ سے مؤکد بعذاب حلف لی جائیگی۔ انعامی رقم مسودہ حلف نامہ اور ضروری امور کے طے ہو جانے پر فی الفور معتمد علیہ شخص کے پاس جمع کر دی جائیگی اس بارے میں پورا اطمینان رکھیں"

(الفضل ۱۴ ستمبر ۴۵ء)

جناب مولوی صاحب! اس صاف اور واضح طریق فیصلہ پر مشتمل مکتوب کا آپ کو اثبات میں جواب دینا چاہئے تھا اور جرأت سے لکھنا چاہئے تھا کہ ہاں میں اپنے عقائد پر حلف اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ آؤ مسودہ حلف مطلوبہ پیش کرو۔ اگر وہ مسودہ میرے مسلمہ عقائد پر مشتمل ہوگا تو مجھے ان پر قسم کھانے میں کیا عذر ہو سکتا ہے؟ اور اگر ایسا نہ ہوا تو میں لکھ دونگا کہ مجھے فلاں فلاں عقیدہ مسلم نہیں اس لئے اسے مسودہ سے خارج کر دیا جائے۔ جناب مولوی صاحب! میرے خط کے جواب میں تقویٰ کا یہ طریق تھا۔ مگر افسوس کہ آپ نے اسے اختیار نہیں فرمایا بلکہ اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۵ر اکتوبر میں "مولوی اللہ دتا جالندھری کے خط کا جواب" کے عنوان سے ایک بحث طلب واقعہ ماضی کا ذکر کر کے نہایت ہوشیاری سے لکھ دیا کہ:۔

"اس مطالبہ کے علاوہ انعامی حلف کا وہ کونسا مسودہ ہے جو آپ لے کر آئینگے؟"

آپ ایک دفعہ انعامی حلف کے لئے مسودہ پیش کرنے کی اجازت فرمائیں تو وہ فوراً آپ کے سامنے پیش ہو سکتا ہے۔ اس میں کوئی ایچ پیچ نہیں صرف آپ کے مسلمہ عقائد جو آپ سلسلہ احمدیہ کے خلاف رکھتے ہیں ان کا ذکر ہوگا اور آپ ان پر مؤکد بعذاب حلف اٹھائیں گے یہ حلف ایسی ہوگی کہ جس کے بعد معاملہ ختم ہو جائیگا۔ جیسا کہ آپ نے بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ:۔

"بار بار حلف حلف پکارتے رہنا ٹھیک نہیں ایک ہی دفعہ فیصلہ ہو جانا چاہیئے"۔

(اہلحدیث ۵۔ اکتوبر ۴۵ء)

میں آپ کے اس ناتمام جواب پر اخبار الفضل میں لکھنے ہی والا تھا۔ کہ منشی سراج الدین صاحب موصوف تشریف لائے اور انہوں نے بتایا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کے مطبوعہ رسالہ "ایک لاکھ روپیہ کے انعامات" صفحہ ۱۴-۱۵ پر مندرجہ الفاظ حلف میں حلف مؤکد بعذاب اٹھانا منظور کر لیا ہے۔ اب آپ امرتسر چل کر [illegible] شخص معتمد علیہ وغیرہ امور طے کریں۔ مجھے اس خبر سے بہت خوشی ہوئی اور میرا ارادہ تھا کہ میں فوراً ان کے ساتھ چل کر آپ کے پاس پہنچ جاؤں اور امور ضروریہ طے کرلوں مگر چونکہ میں جامعہ احمدیہ میں نگران مقرر ہوں۔ آج تین اساتذہ رخصت پر ہیں اس لئے میں فوراً نہیں آ سکتا۔ البتہ میں تین دن کے بعد جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو خود بھی امرتسر پہنچ سکتا ہوں آپ یقین جانیئے کہ اگر آپ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کے رسالہ (یہ رسالہ بھی آپ کے ملاحظہ کے لئے ارسال ہے) مندرجہ بالا مطبوعہ مارچ ۱۹۴۳ء کے الفاظ میں حلف اٹھانے کے لئے آمادہ ہیں تو معاملہ طے ہوگیا۔ باقی چھوٹی چھوٹی باتیں چند منٹ میں زبانی یا بذریعہ خط وکتابت بھی طے ہو سکتی ہیں۔ براہ مہربانی آپ ہر بدین خط ہذا اپنے قلم سے تحریر فرما کر آگاہی بخشیں کہ آیا آپ رسالہ سیٹھ صاحب ۱۴/۱۵ کے الفاظ حلف میں حلف اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد قولوا قولاً سدیداً کے مطابق صاف اور غیر مبہم جواب دیں۔ نیز مطلع فرمائیں کہ اس کے علاوہ دیگر امور کا تصفیہ آپ زبانی کرنا چاہتے ہیں یا بذریعہ خط وکتابت۔ اول الذکر صورت میں میں اولین فرصت میں حاضر خدمت ہو جاؤنگا۔ اور دوسری صورت میں آپ کی خدمت میں رجسٹری خط روانہ کرونگا انشاء اللہ کیا میں امید رکھوں کہ آپ اب اس معاملہ کو انجام تک پہنچنے دینگے اور کوئی روک پیدا نہ کرینگے لیھلک من ھلک عن بینۃ و یحیی من حی عن بینۃ نوٹ:۔ یہ خط دستی طور پر منشی سراج الدین صاحب کے ہاتھ ہی ارسال کر رہا ہوں۔ آپ کے فوری جواب کا منتظر ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان ۱۴/۱۰/۴۵ء

مولوی صاحب کی سراسیمگی کا غیر احمدی دوست کو اعتراف

اس خط کو پڑھ کر مولوی ثناء اللہ صاحب کا کیا حال ہوا اور انہوں نے کیا جواب دیا۔ اس کا ایک تو اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ منشی سراج الدین صاحب امرتسر سے قادیان آنے کی بجائے ہریہ ضلع گجرات چلے گئے اور ۱۸۔ اکتوبر ۴۵ء کے خط میں اپنے آپ کو "جذبات ناکامی سے مغلوب" قرار دے کر مولوی صاحب کا نقشہ اس شعر میں کھینچا کہ ؎

"بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو دیکھا تو اک قطرۂ خون نکلا"

مولوی صاحب کا جواب دینے سے صریح انکار

دوسرے اس خط کا اثر مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس جواب سے ظاہر ہے جو انہوں نے اپنے مضمون بعنوان "حاجی عبد اللہ الہ دین سکندر آباد کے نام کھلا خط" مطبوعہ اہلحدیث ۲۶ر اکتوبر ۱۹۴۵ء میں بایں الفاظ دیا ہے کہ:۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

354
Digitized By Khilafat Library Rabwah

"میں اس بارے میں کسی اور کو مخاطب نہیں کروں گا اور نہ کسی کو جواب دوں گا۔ بلکہ اس کو شیخ سعدی مرحوم کا فتویٰ سنا دوں گا۔ کہ دو اشخاص کی باتوں میں دخل دینے والا احمق ہے"
(اہلحدیث ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

گویا جب تک مولوی ثناء اللہ صاحب خیال کرتے تھے۔ کہ میں لفظی ایچا پیچی سے لوگوں کو دھوکہ دے سکتا ہوں۔ وہ جواب دینے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن جب انہیں گھر تک پہنچا دیا گیا۔ اور انہیں یقین ہو گیا۔ کہ میں اب بالکل پھنس گیا ہوں۔ تو عاجز و درماندہ انسان کی طرح اعلان کر دیا۔ کہ "میں کسی کو جواب نہ دوں گا۔" مقام افسوس ہے۔ کہ اس قدر واضح حقائق کے باوجود مولوی صاحب کو وہم ہے۔ کہ وہ اپنے بعض ساتھیوں کو ہنوز اس مغالطہ میں رکھ سکیں گے۔ کہ وہ مطلوبہ حلف کے لئے آمادہ ہیں۔ حالانکہ یہ سادہ لوحی کی انتہاء ہے۔ ان کا گریز و فرار تو اظہر من الشمس ہے۔

مولوی صاحب پر آخری مرتبہ اتمام حجت

میں ان واقعات کو لکھتے ہوئے اب پھر ایک اور مرتبہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی کے سابق سال کے مطبوعہ و مشتہرہ الفاظ حلف میں اپنے عقائد پر حلف لینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ تو ان کے لئے اکیس ہزار روپیہ کا انعام خطیر مقرر ہے مگر یقین جانئے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کبھی اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اصدق الصادقین فرما چکا ہے۔ ولا یتمنونہ ابداً بما قدمت ایدیھم واللہ علیم بالظالمین۔ ایسے انعام اور ایسے حلف موکد بعذاب ہر کس و ناکس کے لئے نہیں بلکہ قوم کے نمائندے ہی اس کے مخاطب ہو سکتے ہیں۔ اور وہ بھی خاص حالات میں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جس طرح اپنے سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے کہہ دیا تھا۔ کہ "میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے ان باتوں پر جرأت نہیں"۔ اسی طرح حضور کے بعد آج تک اسی عدم جرأت میں مبتلا ہیں۔ اور غالباً اسی پر ان کا خاتمہ ہو گا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

دو احمدی مجاہدین کا بمبئی سے لنڈن تک کا سفر

اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی تربیت کا فائدہ

دوران سفر میں تبلیغ

میں اور برادرم چوہدری مشتاق احمد صاحب ۲۹ ستمبر کو دارالامان سے روانہ ہو کر یکم اکتوبر رات کے گیارہ بجے بمبئی پہنچے۔ خدام الاحمدیہ بمبئی کے بعض ممبران اور چوہدری ابو الخیر صاحب سٹیشن پر موجود تھے۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل تھا۔ کہ چوہدری رحمت اللہ صاحب کے بمبئی موجود ہونے کی وجہ سے ہمیں عرصہ قیام میں ہر طرح کا آرام رہا۔ چوہدری صاحب موصوف نے ہماری بہت مدد کی۔ اور سفر کے سلسلہ میں انتظامات میں ہر طرح کی سہولت ہم پہنچائی۔ جہاز کے افسران سے مل کر کسٹم کے بارہ میں بالخصوص بہت امداد فرمائی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

۴ اکتوبر کو بعد دوپہر سامان وغیرہ چیک کرانے کے بعد Ormonde نامی جہاز میں داخل ہوئے۔ ہمارے ساتھ ایک اور احمدی دوست عبدالمنان صاحب بھی رفیق سفر تھے۔ گویا ہم تین احمدی ہم سفر تھے۔ جہاز میں Troop Deck میں ہمیں جگہ ملی۔ کل ۳۰۰ کے قریب طلباء اس جہاز میں سوار تھے۔ جہاز میں افسران کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ ہمیں برتن خود صاف کرنے پڑیں گے۔ غسل خانوں اور ٹٹیوں کی صفائی بھی کرنی ہوگی۔ یہ سب کام اکثر طبائع پر گراں گزرے۔ لیکن بہرحال رات کو سب نے آمادگی کا اظہار کیا۔ لیکن ۵ اکتوبر کی صبح کو ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب لاؤڈ سپیکر پر ہم نے اعلان سنا۔ کہ تمام ہندوستانی طلباء جہاز خالی کر دیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ بعض طلباء نے کپتان جہاز کے سامنے پروٹسٹ کیا ہے۔ کہ وہ صفائی وغیرہ کا کام کرنے کے لئے آمادہ نہیں۔ اس پر کپتان نے ہم سب کو اتار دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ بہرحال یہ فیصلہ ہماری طبائع پر بہت گراں گذرا۔ کیونکہ ہم تو اپنے آقا کے ارشاد کے مطابق جلد از جلد منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے بیتاب تھے۔ لیکن ہمیں جہاز کو خالی کرنا پڑا۔ باہر نکال کر ہم سے دستخط کرائے گئے۔ کہ ہم یہ تمام کام سرانجام دینے کے لئے تیار ہیں۔ اور افسران جہاز کے احکام کی پابندی کریں گے۔ ہم میں سے تیرہ نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا اور وہ اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔ شام کو ہمیں بتلایا گیا۔ کہ اب ہم Ormonde جہاز میں سفر کریں گے۔ یہ جہاز ساتھ ہی کھڑا تھا۔ باری باری ہمیں داخل کیا گیا۔ افسران نے اعلان کیا۔ کہ جتنا سامان ہم خود اٹھا کر اندر لے جا سکیں لے جائیں۔ قلیوں کو لے جانے کی اجازت نہیں۔ اکثر کے پاس سامان کافی تھا۔ اس لئے اسے اٹھا کر جہاز میں داخل ہونے کا نظارہ خاصا دلچسپ تھا۔ اس جہاز میں ہم سب کو سب سے نچلے ڈیک میں جگہ دی گئی۔ یہاں بھی اعلان کیا گیا۔ کہ سب کچھ ہمیں خود کرنا ہوگا۔ کھانا باری باری کچن سے لانا ہوگا۔ برتن صاف کرنے ہوں گے۔ فرش اور ٹٹیوں کو صاف رکھنا ہوگا۔ ہمیں چونکہ عرصہ وقف میں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مجوزہ پروگرام پر عمل کر کے اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی کافی مشق ہو چکی تھی۔ اس لئے ہمیں ان کاموں کے سرانجام دینے کے لئے کوئی انقباض نہیں تھا۔ بہرحال جہاز کے عرصہ قیام میں سب باری باری یہ تمام امور سرانجام دیتے رہے۔

جہاز میں ہمیں یہ دقت بڑی شدت سے محسوس ہوئی۔ کہ گوشت کے بارہ میں حلال و حرام کے متعلق ہمیں وثوق نہ تھا۔ اس لئے ہم نے گوشت کلیۃً ترک کر دینے کا فیصلہ کیا۔ لیکن میز پر چونکہ گوشت آتا تھا۔ جس سے ہمیں قدرتی طور پر نفرت تھی۔ اس لئے ہم نے افسران سے مل کر یہ انتظام کرا لیا۔ کہ گوشت کھانے والوں کے میز الگ کر دیئے جائیں۔ اور ہم اس کوشش میں بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوئے۔ پھر انڈوں اور مچھلی کا سوال تھا۔ کہ ان چیزوں کو کس برتن میں پکاتے ہیں۔ ہمیں شبہ تھا۔ کہ کہیں سؤر کی چربی استعمال نہ کی جاتی ہو۔ اس بارہ میں کچن کے انچارج سے مل کر دریافت کیا۔ اس نے بتایا۔ کہ سؤر کی چربی قطعاً استعمال نہیں ہوتی۔ بلکہ ان چیزوں کو مارجرین میں پکایا جاتا ہے۔ بہرحال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم نے غذا کے بارہ میں پوری احتیاط سے کام لیا۔

ہمارا جہاز ۶ اکتوبر کو ۱۱ بجے کے قریب روانہ ہوا۔ زمین بڑی تیزی سے نظروں سے اوجھل ہونے لگی۔ دارالامان کی یاد۔ پیارے آقا کی جدائی۔ بزرگان کرام اور عزیزان کی دوری کا احساس دل کو بے تاب کر رہا تھا۔ لیکن ایک خیال تسکین و راحت کا باعث تھا۔ کہ ہم پیارے اور محبوب آقا کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے محسن حقیقی کی رضا کے حصول اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے پا برکاب ہیں اس پاکیزہ مقصد کے حصول کے لئے ہزاروں جدائیاں قربان کی جا سکتی ہیں۔ اور اس سلسلہ میں اگر انسان اپنی جان تک بھی قربان کر سکے۔ تو اس سے بڑھ کر اسکی خوش قسمتی کیا ہو سکتی ہے۔ پس ان جذبات و احساسات کے درمیان زمین بہت جلد نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ اور ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگا۔

یہ خدا تعالیٰ کا احسان اور اسکی ذرہ نوازی تھی کہ ہم تین احمدی اکٹھے سفر کر رہے تھے۔ نمازیں باجماعت ادا کرتے۔ ایک روز ایک غیر احمدی سید قاسم شاہ صاحب ہمارے پاس آئے۔ اور کہا۔ آپ لوگوں کی یہ بڑی ہمت ہے۔ کہ آپ جہاز کے غیر مناسب ماحول میں بھی باقاعدہ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ سارے جہاز میں نمازیں ادا کرنے والے صرف ہم تین ہی تھے۔ نماز جمعہ بھی باقاعدہ ادا کرتے رہے۔ اور یہ غیر احمدی صاحب اس نماز میں بھی ساتھ شامل ہوتے رہے۔

تبلیغ کا سلسلہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جاری رہا۔ ٹریکٹ ہم نے کثرت سے تقسیم کئے تبلیغی گفتگو اکثر ہوتی رہی۔ ایک روز ایک سکھ ناظر سنگھ صاحب رات کو ہمارے پاس آئے۔ ہم سے احمدیت کے بارہ میں کئی سوالات دریافت کئے۔ چوہدری صاحب جواب دیتے رہے۔ آخر انہوں نے بتایا۔ کہ وہ خدا کی ہستی کا منکر ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارہ میں مختلف دلائل پیش کئے گئے۔ پھر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ۲۸۰۰ جہازوں والا رویاء تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ اور اسے خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارہ میں بطور ثبوت ... اسی طرح ایک روز ایک پادری صاحب سے دلچسپ گفتگو ہوئی۔ ہم نے یسوع مسیح کی صلیبی موت کے بارہ میں سوالات کئے۔ اور بتایا کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ زندہ اتر آئے تھے۔ اور کشمیر جا کر اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے۔ پادری صاحب نے اس کا انکار کیا۔ میں نے متی سے حضرت یونس علیہ السلام سے مشابہت والا حوالہ نکالا کیا اور پھر مسیح کی دعا ایلی ایلی لما سبقتنی پیش کی

اور بتایا کہ انجیل میں صاف لکھا ہے کہ خدا ترسی کے باعث اس کی یہ دعا سنی گئی - وہ ان سب باتوں کا کوئی جواب نہ دے سکا۔ اسطرح خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا بعض انگریز نوجیوں سے بھی گفتگو ہوتی رہی - چوہدری صاحب نے ان میں سے بعض کے ایڈریس بھی نوٹ کئے - اور ٹریکٹ مطالعہ کے لئے دیئے

۱۰ر اکتوبر کو ہم اس سرزمین کے پاس سے گزرے جس میں دنیا کا سب سے بڑا ہادی رہنما اور سردار مبعوث ہوا۔ جس نے ساری عمر روحانی جہاد میں بسر کی - جس نے اپنی قوت قدسیہ اور اپنے پیارے خدا کے ساتھ گہرے تعلق اور رابطہ کے طفیل ایسی زندہ اور فعال جماعت پیدا کر دی - جس نے اس کے لائے ہوئے دین کی اپنے خونوں سے آبیاری کی - اور جس نے دنیا کے ظلمت کناروں کو خدا تعالیٰ کی توحید اور اسلام کے نور سے منور کر دیا۔ بہر حال عرب کی سرزمین کے قریب گزرتے ہوئے جذبات کا ایک ہیجان برپا تھا - اور مسلمانوں کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے دل سے ایک حسرت و اندوہ سے لبریز ہوک اٹھتی تھی - لیکن ساتھ ہی یہ امر اطمینان حت اور خوشی کا باعث تھا - کہ خدا تعالیٰ نے پھر اسلام کو وہی عظمت اور شوکت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے - اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر اسلام کی خدمتگذار اور جانباز جماعت قائم کر دی ہے - جو اپنے پیارے محبوب آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے - اور دنیا میں اسلام کا پرچم لہرانے کے لئے کوشاں ہے - وہ وقت قریب ہے جب اسلام پھر انشاء اللہ تعالیٰ سرسبز و شاداب ہو جائے گا - اور دنیا میں صرف اور صرف یہی مذہب ہوگا - جو بنی نوع انسان کی روحانی و جسمانی تشنگی کو اپنے مولا کی رضا کے مطابق خوشگوار بنانے کا موجب ہوگا - اور دنیا میں ہر طرف خوشی و شادمانی اور امن کا دور دورہ ہوگا - اور ایک نئی زمین اور نیا آسمان ہوگا۔

بحر احمر میں سے گزرتے ہوئے جب تک عرب کی زمین نظروں کے سامنے رہی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی اسلام کی عظمت و شوکت اور پیارے آقا کی صحت و عافیت کے ساتھ درازی عمر - اور غیر ممالک میں اسلام کی ترقی کے لئے بالخصوص خشوع و خضوع اور ذوق و شوق کے ساتھ دعائیں کرنے کا موقع ملا - اور بعض اوقات دعا،

کرنے طبیعت میں خاص جوش پیدا ہوتا رہا۔

۱۲ر اکتوبر کو Southampton بندرگاہ پر گیارہ بجے کے قریب جہاز پہنچا - ایک بجے بعدہ پہر سامان اٹھا کر جہاز سے باہر نکلے - سامنے گاڑی کھڑی تھی - سوار ہو کر ساڑھے پانچ بجے واٹرلو سٹیشن پر پہنچ گئے - سٹیشن پر مولوی شمس صاحب برادرم شیخ ناصر احمد صاحب اور عبد العزیز صاحب موجود تھے - ان کی معیت میں بغیر کسی قسم کی پریشانی اور تکلیف کے مسجد میں پہنچ گئے

سفر میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت اقدس اور بزرگان کی دعاؤں کے طفیل کوئی تکلیف نہ ہوئی sea sickness سے محفوظ رہے اور بخیریت تمام بفضلہ تعالیٰ منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

خاکسار:۔ عبد اللطیف واقف زندگی از لندن

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داروں کی منظوری ۳۰ر اپریل ۱۹۴۷ء تک کے لئے دیجاتی ہے - ان میں اگر کوئی تغیر و تبدل اس مدت کے اندر ہو - تو اس کی اطلاع نظارت ہذا کو دی جائے (ناظر اعلیٰ قادیان)

۳۳۵ - پٹیالہ

سکرٹری مال شیخ محمد رمضان صاحب

" دعوت و تبلیغ مقامی - جمیل الرحمن صاحب

" " " بیرونی - شیخ بہادر علی صاحب

" تعلیم و تربیت - شیخ محمد افضل صاحب

" امور عامہ " " "

" ضیافت بابو عبد الرزاق صاحب

۳۳۶ - بارہ مولہ پورہ (کشمیر)

پریذیڈنٹ راجہ ولی محمد صاحب

۳۳۷ - کروڑا

پریذیڈنٹ منشی عبد الغفور صاحب

سکرٹری تعلیم و تربیت " " "

" مال تارا میاں صاحب

" تبلیغ و امین منشی عبد الاحد صاحب

وائس پریذیڈنٹ منشی امیر الدین صاحب

سکرٹری امور عامہ " " "

۳۳۸ - کراچی (بندر روڈ)

آڈیٹر سید رحمت علی شاہ صاحب

۳۳۹ - سرینگر

سکرٹری تبلیغ خواجہ صدر الدین صاحب

" مال میاں ناصر احمد صاحب

" امور عامہ سردار شاہ صاحب

۳۴۰ منٹگمری

سکرٹری دعوت و تبلیغ - شیخ نصیر احمد صاحب آڑھتی

۳۴۱ - فیروزپور چھاؤنی

آڈیٹر - صوبیدار محمد سعید صاحب

۳۴۲ - کلکتہ

جنرل سکرٹری میاں محمد عبد الرحمن صاحب انجینئر

سکرٹری تجارت میاں محمد عمر صاحب سہگل

" مشاورتی کمیٹی چوہدری عبد المنان صاحب

۳۴۳ بنگلہ گوجرہ والہ (ملتان)

پریذیڈنٹ چوہدری محمد طفیل صاحب -

سکرٹری تبلیغ مولوی رحیم بخش صاحب

" مال - منشی غلام قادر صاحب

" تعلیم و تربیت - مولوی رحیم بخش صاحب

" امور عامہ - منشی محمد رمضان صاحب

۳۴۴ جالندھر چھاؤنی

سکرٹری تبلیغ و مال و وصایا - قاضی محمد سعد اللہ صاحب

" امور عامہ - محمد عبد اللہ خان صاحب

" تعلیم و تربیت - بابو طفیل محمد صاحب

۳۴۵ — راجپورہ

پریذیڈنٹ و امین - شیخ غلام محمد صاحب بارک ماسٹر

سکرٹری مال - شیخ غلام مجتبیٰ صاحب " "

محاسب - منشی بابو خان صاحب محرر چونگی۔

۳۴۶ سیالکوٹ چھاؤنی

پریذیڈنٹ - چوہدری نذیر احمد صاحب ٹھیکیدار

۳۴۷ وہاڑی منڈی (ملتان)

پریذیڈنٹ ملک محمد کریم صاحب

جنرل سکرٹری و سکرٹری تبلیغ - ملک مبارک احمد صاحب

۳۴۸ عالم گڑھ (گجرات)

پریذیڈنٹ و سکرٹری مال - رستم علی صاحب

۳۴۹ جموں

پریذیڈنٹ سید امداد علی شاہ صاحب

۳۵۰ کوٹ احمدیاں (سندھ)

سکرٹری مال و محاسب - عبد الرحمن صاحب

" تبلیغ - چوہدری غلام رسول صاحب

" تعلیم و تربیت - حکیم نور محمد صاحب

۳۵۱ ہوشیارپور

پریذیڈنٹ و امین سید میر احمد صاحب

سکرٹری مال ملک محمد عبد اللہ خان صاحب

(باقی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وی پی ضرور وصول کر لیں جن احباب کی قیمت ختم ہے ان کو وی پی بھیجے جا رہے ہیں - ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر ضرور وصول فرما لیں - ورنہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان پرور خطبات - اور زندگی بخش ارشادات و ملفوظات کے مطالعہ سے محروم ہو جائیں گے - دفتر کو جو نقصان ہوگا - وہ اس کے علاوہ ہے (مینیجر)

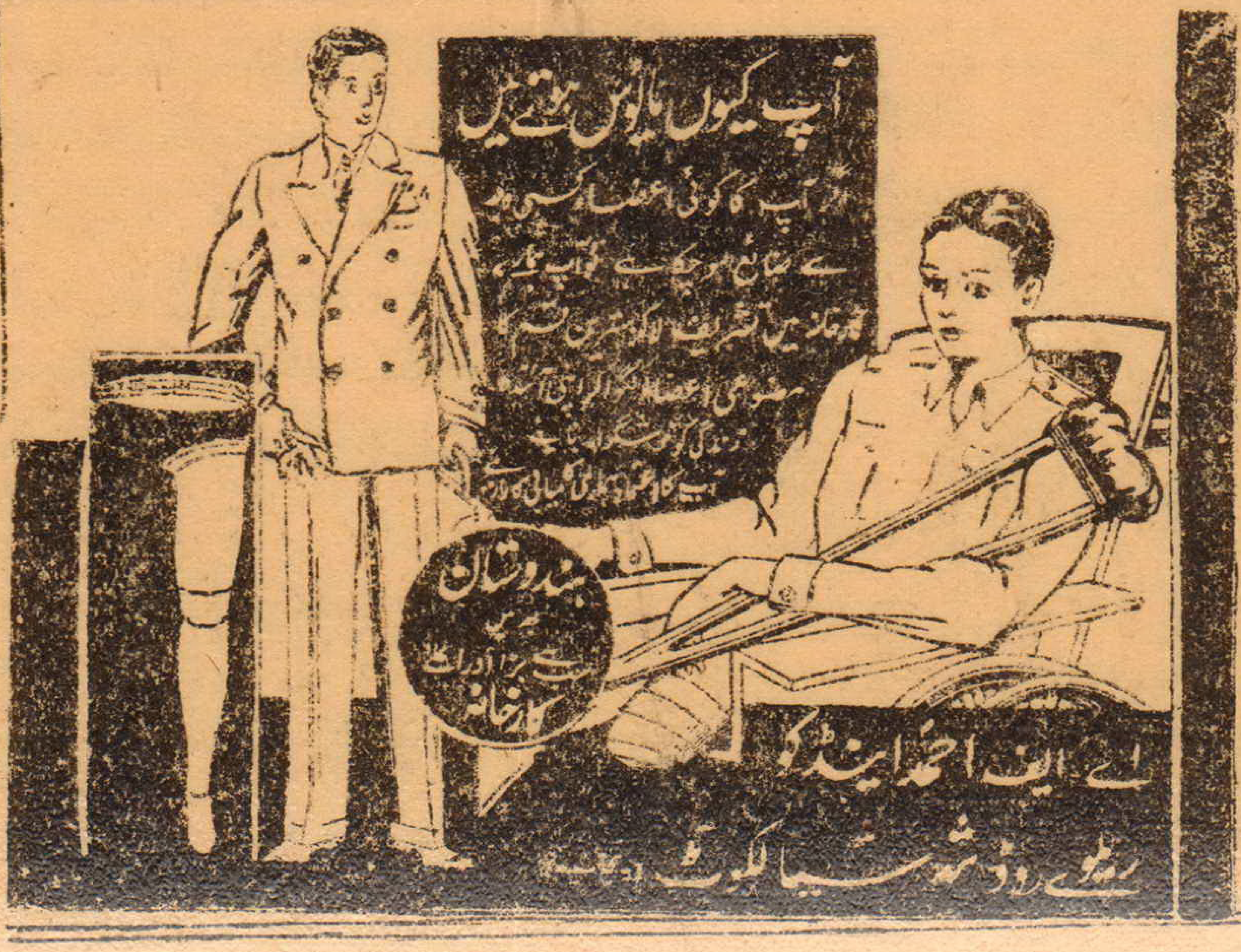

کنٹرول ٹوٹ گیا

اگر آپ کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے - اور آپ اولاد نرینہ کے خواہش مند ہیں تو فوراً حب حمل منگوا کر استعمال کریں - حب حمل کے استعمال سے تین ماہ کے اندر آپ کی مایوسی دور ہو جائیگی قیمت پانچ روپے - اگر ماہواری میں نقص ہے تو قیمت ساڑھے آٹھ روپے مکمل حالات سے مطلع کریں ہر قسم کی ضرورت کے لئے تجربہ شدہ ادویہ حاصل کریں۔

مینیجر حکیم حاذق عبد القدیر کاغانی (سند یافتہ)

دواخانہ رحمانی قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قادیان میں سکنی قطعات

اسوقت قادیان میں مختلف موقعوں پر سکنی زمین قابل فروخت ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار سے خط و کتابت فرمائیں۔ انشاء اللہ واجبی قیمت پر زمین دیجائے گی۔ اور اس بات کی احتیاط رکھی جائے گی کہ زمین تنازعات سے آزاد ہو۔ نیز جو احباب کسی

ضرورت کی وجہ سے اپنی زمین فروخت کرنا چاہیں

وہ بھی ہمارے ذریعہ انتظام کرا سکتے ہیں

خاکسار:- **مرزا بشیر احمد قادیان**

سردیوں کے تحفے

اونی سٹاکنگ

سویٹر — مفلر — جرابیں وغیرہ

کنٹرول قیمت پر خریدیں

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

مقویات کی سرتاج

یہ گولیاں ہر قسم کی اعصابی کمزوری کے لئے نہایت مفید ہیں۔ قیمت ۲۵ گولی دو روپے علاوہ محصول ڈاک

شفاخانہ دلپذیر قادیان

اکسیری گولیاں

ہر قسم کی اعصابی کمزوری کو دور کرتیں اور طاقت کے ضائع ہونے کو یکسر دور کر دیتی ہیں ان کے چند روزہ استعمال سے افسردہ جوانی مسرت سے بدل جاتی۔ اور بڑھاپے میں جوانی کا رنگ بھر جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی

الہ گولیاں -/-/5

حمیدیہ فارمیسی قادیان

ہاگورا

ورم تلی۔ جگر۔ معدہ کی بیماریوں نیز قبض اور ملیریا اور موسمی بخاروں کے لئے بہترین دوائی

سول ایجنٹ:- انفس برادرز قادیان

ہاگورا

قادیان کے ہر دوا فروش سے طلب فرمائیں

چھوٹی شیشی ۱۲ اونس چھ خوراک نمبر ۲ شیشی ۲۴ اونس ۲ روپے مکمل خوراک کورس دو روپے ڈاک خرچ بارہ آنہ

معقول شرائط ایجنسی طلب فرمائیں

ایس۔ ایم عبداللہ احمدی۔ ہاگورا فارمیسی۔ وزیر آباد۔ پنجاب

ایگل مینوفیکچرنگ کمپنی کے تیار کردہ

بٹن

عمدہ ڈیزائن۔ پائیدار برائے کوٹ

دی ایگل مینوفیکچرنگ کمپنی۔ ریلوے روڈ۔ قادیان

اٹھرا کی گولیاں

جن عورتوں کو اسقاط کا مرض ہو یا ان کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا پیدا ہو کر پرچھاواں۔ سوکھا۔ سبز پیلے دست قے۔ پسلی کا درد۔ ہچکی۔ نمونیہ۔ بدن پر پھوڑے پھنسی یا خون کے دھبے وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر مرجاتے ہوں۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کا تجویز فرمودہ تحفہ "اٹھرا کی گولیاں" ہم سے منگوا کر استعمال کریں۔ یہ مندرجہ بالا امراض کے لئے اکسیر ثابت ہو چکی ہیں۔ قیمت مکمل خوراک گیارہ تولہ گیارہ روپے۔ فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ

محمد عبداللہ جان عطاء الرحمٰن

دواخانہ محافظ صحت قادیان

مہتہ الیکٹرک سٹوڈیو قادیان

سے ہی آپ صحابہ کرام کے اعلیٰ اور مصدقہ فوٹو ہر سائز حاصل کر سکتے ہیں۔ نیز بذریعہ بجلی دن رات۔ اپنے اور بچوں کے فوٹوز کے علاوہ اپنی فلموں کو ڈویلپ پرنٹ اور آن لارج کرانے کے لئے

مہتہ عبدالرزاق قادیانی فوٹوگرافر

نزدیرانا زنانہ جلسہ گاہ

(اندرون شہر)

تشریف لاویں نیز مستورات کے لئے بھی

لیڈی فوٹوگرافر

کا انتظام ہے

طبیہ عجائب گھر کا خاص الخاص تحفہ

چونکہ گزشتہ تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ ہمارے تیار کردہ

زد جام عشق

کی مانگ ان مہینوں میں بہت زیادہ ہو جاتی ہے اس لئے بہتر ہوگا۔ کہ آپ اپنی فرمائش ابھی فرصت میں بھیج دیں تا انتظار کی زحمت نہ اٹھانی پڑے۔ اور جو دوست جلسہ سالانہ پر زد جام عشق خریدنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ بھی اگر قبل از وقت اطلاع دیدیں۔ تو ان کے لئے گولیاں مہیا رکھی جا سکینگی۔ قیمت ایک روپیہ کی چھ گولیاں جو بالکل معمولی قیمت ہے

حکیم عبدالعزیز خان حکیم حاذق مالک

طبیہ عجائب گھر قادیان

نمبر خریداری کے بغیر

دفتر زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے باوجود آپکے ارشاد کی تعمیل نہیں کر سکتا۔

(مینیجر)

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تحریر فرمودہ نسخہ اٹھرا کے مریضوں کے لئے نہایت مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ۔ ایک روپیہ چار آنہ مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے۔ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کلکتہ ۱۰ دسمبر۔ آج وائسرائے ہند لارڈ ویول نے ایسوسی ایٹڈ چیمبرس آف کامرس کے سالانہ جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگر ہندوستان کے لیڈر اور رہنما نیکی اور اعتدال پسندی کے جذبہ سے کام لیں۔ تو اس وقت ہندوستان کے لئے سنہری موقعہ پیدا ہوا ہے۔ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس وقت حکومت برطانیہ کی یہ شدید خواہش ہے کہ ہندوستان سیاسی آزادی حاصل کرلے۔ اور اپنی خود مختار حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ مگر صرف "چھوڑ جاؤ اور نکل جاؤ" کے نعروں سے کام نہیں چل سکتا۔ آپ نے علی بابا کی مشہور مثال بیان کرتے ہوئے کہا۔ اس وقت کھل سم سم کی طرح کا کوئی نعرہ کارگر نہ ہوگا۔ ہندوستان "چھوڑ جاؤ اور نکل جاؤ" کے نعروں سے اور خون خرابہ سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ اس وقت ہندوستان میں بہت سی سیاسی پارٹیاں ہیں۔ جن کا آپس میں تعاون از حد ضروری ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں نے ایک ہی ملک میں مل جل کر رہنا ہے۔ پھر وہ آپس میں کیوں سمجھوتہ نہیں کر لیتے۔ سب پارٹیوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ برطانیہ اس وقت تک ہندوستان کی ذمہ داری سے دستکش نہیں ہو سکتا۔ جب تک مختلف پارٹیوں میں کوئی سمجھوتہ نہ ہو۔

اس کے بعد ملک کی ترقی کی سکیموں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ایسی سکیموں کے علاوہ جن پر اسی وقت سے عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ بڑی بڑی سکیمیں بھی مرتب کی گئی ہیں۔ جو ایک لمبے عرصہ تک ممتد ہیں۔ اسی سلسلہ میں کھیتی باڑی اور صنعت و حرفت کی ترقی ہے۔ اس وقت ہندوستان میں بہت سی ایسی زمینیں ہیں۔ جو غیر آباد پڑی ہیں۔ پھر ملک میں صنعت کو فروغ دینے کے لئے نہ خام اشیاء کی کمی ہے۔ اور نہ سرمایہ داروں کی۔ بلکہ کمی صرف ایسے لوگوں کی ہے۔ جو ٹیکنیکل کام سے واقف ہوں۔ اس وقت نوجوانوں کو ٹیکنیکل آرٹ سیکھنے کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔

اشیاء پر کنٹرول کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ جس وقت تک جنگ کے اثرات زائل نہیں ہوتے۔ کنٹرول ہٹایا نہیں جا سکتا۔ تاکہ جس قدر بھی اشیا مہیا ہو سکیں۔ انہیں انصاف کے ساتھ سب میں بانٹ دیا جائے۔ البتہ حکومت کو فوڈ سپلائی کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

آخر میں گورنر بنگال کی مساعی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ وہ تمام خوبیاں اور قابلیتیں جو ایک بلندترین انسان کے لئے لازمی ہیں۔ ان میں باحسن وجوہ موجود ہیں۔

روم ۱۰ دسمبر۔ نئے وزیر اعظم اٹلی گاسپیری نے چھ پارٹیوں کی متحدہ حکومت مرتب کرلی ہے۔ لبرل پارٹی کی مناقشت دور ہو گئی ہے۔

نئی دہلی ۸ دسمبر۔ گورنر جنرل نے رائے بہادر لالہ رام سرن داس کی فوتیدگی کی وجہ سے خالی ہونے والی کونسل آف سٹیٹ کی نشست کے لئے ۱۸ دسمبر کی تاریخ کاغذات نامزدگی داخل کرنے کے لئے مقرر کی ہے۔ ۱۹ دسمبر کو کاغذات کی پڑتال ہوگی۔ اور ۲۵ جنوری ۱۹۴۶ء کو پولنگ ہوگا۔

طہران ۸ دسمبر۔ ایک ہفتہ کے سکون اور خاموشی کے بعد شمالی صوبوں میں سیاسی پارٹی تبریز سے مشرق اور مغرب کی طرف بڑھنے لگی ہے۔ گو باقاعدہ طور پر لڑائی نہیں ہو رہی۔ لیکن یہ مزاحمت خانہ جنگی کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ جس میں مرکزی حکومت کی طاقت بہت کمزور ہو رہی ہے۔ اور نصف سے زیادہ آبادی پر مرکزی حکومت کا کنٹرول مشکوک ہو گیا ہے۔ قومی نقطۂ نگاہ سے کئی اہم شہر اور صوبے طہران سے کٹ چکے ہیں۔

کلکتہ ۸ دسمبر۔ کانگرس کی مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لعل نہرو کو برما اور ملایا کی صورت حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے بھیجا جائے۔ پنڈت نہرو نے وہاں جانا منظور کر لیا ہے۔

نئی دہلی ۸ دسمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس امریکہ کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ حال ہی میں چند ہفتوں کے دوران میں آزاد ہند فوج کے خلاف مقدمہ کے سلسلہ میں جو کچھ ملک بھر میں ہوا ہے۔ سرکاری حلقے اس سے بہت پریشان ہیں۔ اگر اس کی اصلاح کی طرف جلد توجہ نہ کی گئی۔ تو حکومت کے لئے یہ صورت نہایت تشویشناک ثابت ہوگی۔

لنڈن ۸ دسمبر۔ دار العوام میں اس امر کی توقع کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کو دعوت دی جائیگی۔ کہ وہ برٹش پارلیمنٹری ڈیلیگیشن کے دورہ کے بعد اپنا ایک ڈیلیگیشن انگلستان بھیجے۔ تاکہ وہ ہندوستانیوں کے خیالات کی ترجمانی کر سکے۔

واشنگٹن ۸ دسمبر۔ صدر ٹرومین نے ایک پریس کانفرنس کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ برطانوی و امریکی مالی معاہدہ عنقریب کانگرس کے سامنے تصدیق کے لئے پیش کر دیا جائیگا۔ جب آپ سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا روس کو قرضہ دینے کے متعلق بھی گفتگو ہو رہی ہے۔ تو آپ نے کہا۔ مجھے اس بات کا علم نہیں۔ کہ سوویٹ حکومت بھی قرضہ لینے کی آرزومند ہے۔

لاہور ۸ دسمبر۔ گورنر پنجاب سے لیگ کے لیڈروں کے ایک وفد نے ملاقات کی۔ اور حسب ذیل مطالبات پیش کئے۔ (۱) سرکاری حکام انتخابات میں مداخلت کر رہے ہیں۔ اور جماعتی سیاسیات میں حصہ لے رہے ہیں۔ انہیں روکا جائے۔ (۲) چونکہ پنجاب میں ووٹروں کی اکثریت ناخواندہ ہے۔ اس لئے انتخابات میں رنگین بکس استعمال کئے جائیں۔ (۳) جھنگ اور بعض دوسرے اضلاع میں سرکاری افسر ایک پارٹی کے لئے امیدوار ڈھونڈھ رہے ہیں۔ اور جماعتی سیاسیات میں دخل دے رہے ہیں۔ ایسے واقعات کی روک تھام کی جائے۔ ہز ایکسی لنسی نے معروضات کو نہایت غور سے سنا۔

کراچی ۸ دسمبر۔ نواب صاحب بھوپال اور شہزادی بھوپال ہوائی جہاز سے لنڈن روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ چار ماہ کے بعد واپس آئیں گے۔

لنڈن ۸ دسمبر۔ انتخابات میں پنجاب کی یونینسٹ پارٹی کا ذکر دار العوام میں کیا گیا۔ جس کا آغاز میجر ڈبلیو ایل وائٹ نے کیا۔ میجر وائٹ نے کہا۔ ہندوستان سے اس قسم کی شکایات پیہم آ رہی ہیں۔ کہ اکثر ووٹروں کے نام ووٹروں کی فہرست میں شامل نہیں۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے۔ کہ سرکاری افسر پنجاب کے انتخابات میں ایک پارٹی کا ساتھ دے رہے ہیں۔ پنجاب کے انتخابات بنگال کو چھوڑ کر باقی ہر صوبہ کے انتخاب سے اہم ہیں۔ کیونکہ پنجاب میں ہی اس مسئلہ کا فیصلہ ہوگا۔ کہ مسلم لیگ مسلمانوں کا مطالبہ پاکستان پیش کر رہی ہے یا نہیں۔ اس کے جواب میں اس قسم کی اطلاعات کی تصدیق نہ کی گئی۔

کلکتہ ۹ دسمبر۔ کل مسز سروجنی نیڈو نے گورنر بنگال کی اہلیہ صاحبہ سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات سوا گھنٹے تک جاری رہی۔

دہلی ۹ دسمبر۔ برما سے آئے ہوئے ہندوستانیوں کے متعلق حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اپنے علاقہ کے افسروں سے ملیں۔ اور ان سے مفت فارم لیکر درخواست دیں۔ برما سے آئے ہوئے جن لوگوں کو وظیفہ نہیں مل رہا۔ وہ یہ ثبوت پیش کریں۔ کہ وہ برما میں رہتے تھے۔ مگر لڑائی کی وجہ سے واپس آ گئے۔ مجسٹریٹ کو جب یقین ہو جائیگا۔ کہ واقعی وہ برما سے آئے ہیں۔ تو شناختی سرٹیفکیٹ دے دیگا۔ اس قسم کی درخواستوں کا ۱۰ دسمبر سے ۳۱ جنوری ۱۹۴۶ء تک اندراج کیا جائیگا۔

پشاور ۹ دسمبر۔ نوابزادہ لیاقت علی خاں نے صوبہ سرحد کے امیدواروں کے فیصلے کا اعلان کیا ہے۔ آپ نے تین اصحاب کی اپیلیں منظور کرلیں۔ اور دو کی مسترد کر دیں۔

کلکتہ ۹ دسمبر۔ کل صبح اخبار ٹریبیون لاہور کے ایڈیٹر مسٹر کالی ناتھ رائے اڑسٹھ سال کی عمر میں چل بسے۔

لنڈن ۸ دسمبر۔ ایک استفسار کے جواب میں نائب وزیر ہند نے بتایا۔ کہ اس ماہ کے آخر میں پارلیمنٹری وفد کے ہندوستان جانے کی توقع ہے۔

لنڈن ۸ دسمبر۔ ایک مراسلہ کے جواب میں وزیر ہند کے دفتر سے اعلان ہوا ہے۔ کہ ہندوستان میں انتخابات کے سلسلے میں حتی الامکان زیادہ سے زیادہ سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ انتخابی جلوسوں اور جلسوں پر کوئی پابندی نہیں۔ صرف پنجاب کے بعض شہروں میں جلوس نکالنے کی ممانعت ہے۔

ماسکو ۸ دسمبر۔ وزراء خارجہ برطانیہ امریکہ اور روس کے درمیان ۱۵ دسمبر کو جو کانفرنس ہوگی۔ اس میں ایٹم بم کی راز داری۔ ایران کی صورت حال اور یورپ کے صلح ناموں کے متعلق